سوال

(30)ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کوئی بچہ مسلمان کے گھر میں تو کوئی ہندو کے گھر میں پیدا ہوتا ہے تو پھر نتیجہ پر اعتراض کیوں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حقیقت میں اس سوال کا جواب تقدیر والے سوال کے جواب میں ذکر کردیا گیا ہے ، لہٰذا اس کو دہرانا سراسر بے فائدہ ہے کیونکہ جو پہلے ذکر کرکے آیا ہوں اس پر تھوڑا غور کروگے تو آپ کو جواب مل جائے گا۔ لیکن جب آپ نے سوال کیا ہے تو مجبوراً کچھ عرض کرنا پڑ رہا ہے ۔ اول تو سوچ کی بات یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہر ایک کی فطرت صحیح سالم پیدا کی ہے (جس طرح قرآن کریم اور حدیث شریف میں ذکر کرکے آیا ہوں لیکن یہ ہندو یا مسلمان ، عیسائی یا یہودی ، مجوسی یا ملحد کمیونسٹ یا دہر یے یہ ساری تفریق انسانوں نے خود اپنے اختیار کو غلط استعمال کرتے ہوئے وجود میں لائی ہیں ، اس میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کیا تصور ، باقی اللہ سبحانہ وتعالیٰ سب کو مسلمانوں کے گھروں میں پیدا کرتا ہے تو اس کا مطلب دوسرے الفاظوں میں اس طرح ہوا کہ اللہ تعالیٰ سب کو مسلمان کرنا یہ تب ہی ہوسکتا تھا جب اللہ تعالیٰ انسانوں سے دنیا میں دیا ہوا اختیار سلب کرلیتا اور ان کو کسی بھی راستے لینے کا اختیار ہی نہ ہوتا اور انسان محض مشینی صفت تخلیق بن جاتا جس طرح سورج ، چاند ، ستارے اور دوسرے اجرام فلکی بغیر شعور اور بغیر اپنے اختیار وارادے کے اپنے مدار پر حرکت کرتے ہیں ، انسان بھی اگر اسی طرح بے شعور اور بے ارادہ جمادات کے زمرے میں آتا تو پھر انسان کا افضل کمال کہاں سے آتا ، اس کے علم سے جو وجود میں آیا وہ کہاں سے آتا ۔ اشرف المخلوقات کا لقب کیسے ملتا اور اعلیٰ مرتبہ کیسے حاصل کرتا ؟ انسان کا مرتبہ بلند اسی وقت ہوتا ہے جب وہ اپنے ارادہ واختیار سے کوئی اعلیٰ درجے کا کام سرانجام دیتا ہے ورنہ مشینی صفت کی کسی بھی چیز کو کوئی بھی داد نہیں دیتا ، اس حقیقت کو سمجھنے سے یہ لوگ قاصر ہیں تو اس کے لیے راقم الحروف کیا کچھ کرسکتا ہے ، علاوہ ازیں !میں پہلے عرض کرچکا ہوں کہ انسان یہاں امتحان گاہ میں ہے ، لہٰذا اس کو مجبور محض بنایا ۔ سراسر خلاف ہے آزمائش ارادے کی آزادی کے متقاضی ہے ۔ لہٰذا اس ارادے کی تذادی سے لازما مختلف راستے پیدا ہونے تھے پھر اعتراض کس چیز کا ؟ مذید یہ گذارش کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل جیسی بے بہا قوت سے نوازا ہے ۔ تو ہندو کے گھر پیدا ہونے والا یا کسی اور کے گھر پر پیدا ہونے والا بچہ اس کو بھی عقل جیسی نعمت ملی ہوئی ہے جب تک نابالغ ہے اس پر کوئی قلم نہیں ہے کیونکہ اس وقت یہ کاہل عقل والا نہیں ہے لیکن بلوغت کے بعد انسان عقل کے کمال کو پہنچ جاتا ہے ، لہٰذا وہ چاہے تو عقل سے کام لے کر مسلمان ہوسکتا ہے اور کتنے ہی ہندو بلوغت کے بعد تحقیق کرکے قرآن وحدیث کا تدبر سے مطالعے کرکے اسلام کے پیروکار بن گئے ہیں ۔ ہندوں مخالفوں کی مخالفت کے باوجود اسلام کو ترک نہیں کیا ۔ ایسے مقالات ہمارے سامنے موجود ہیں ۔ لہٰذا صرف ہندو کے گھر میں پیدا ہونا اسلام کے ترک کے لیے ایک بے حقیقت بہانہ تو بن سکتا ہے لیکن صحیح جواب ہرگز نہیں بنتا ۔ قیامت کے دن کوئی بھی انسان یہ نہیں کہہ سکے گا کہ اے اللہ تو نے مجھے ہندو کے گھر میں پیدا کیا اور میں مجبور تھا ، اگر کسی نے اس طرح کیا تو آپ فرمائیں گے کہ فلاں کیا میں نے تم کو عقل جیسے انمول موتی سے نوازا تھا ؟ کیا تو اس سے کام لے کر سیدھا راستہ نہیں لے سکتا تھا ؟ آخر تو نے آباء واجداد کی تقلید سے منہ موڑ کر اور بندھن توڑ کر حق کا راستہ کیوں نہیں لیا ۔ حالانکہ دنیاوی معاملات میں تو نے کئی اعتبار سے زمانے کے حالات کتنقاضے کے مطابق آباء واجداد کی باتوں کو ترک کیا ۔ تو پھر اسلام اور کفر کے متعلق سوچ

کراپنے آباء واجداد کیتقلید کو توڑ کر سیدھا راستہ کیوں نہ اختیار کیا؟ اس سوال کا جواب نہ ان کے پاس اب ہے اور نہ ہی قیامت کے دن ہوگا، بہرحال اگر عقل ہے تو یہ سوال ختم ہے کہ ہندو کے گھر میں پیدا ہوا ہے ہم مشاہدہ کرتے رہتے ہیں کہ ہندو کے گھر میں پیدا ہونے والے بچے عقل سے کام لے کر مسلمان بن جاتے ہیں لیکن مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہونے والے بچے عقل سے کام نہ لے کر گمراہی کو اختیار کرتے رہتے ہیں، لہٰذا معلوم ہوا کہ صرف مسلمان یا ہندو کے گھر میں پیدا ہونا ہدایت گمراہی کے لیے کافی نہیں ہے۔ لہٰذا یہ سوال بیہودگی، حماقت اور بے عقلی کا نمایاں ثبوت ہے۔ مزید گزشتہ صفحات کا مطالعہ کریں گے تو حقیقت واضح ہوجائے گی۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 209

محدث فتویٰ